بہشت

سنیہ شیخ

قسط 17

“صاحب... اندر کوئی مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ”

تینوں جب گھر کے دروازے پر پہنچے تو چوکیدار نے آگے بڑھ کر بہت ادب سے انہیں آگاہ کیا۔

URDU NOVELS MAG

خاور اور وجدان ایک دوسرے کو چونک کر دیکھنے لگے۔ اس وقت؟-- تم نے پوچھا نہیں؟؟

خاور کے ماتھے پر بل پڑے--

"صاحب جی وہ کہنے لگے آپ کے بڑے بیٹے ہیں کینیڈا سے آئے ہیں اس لئے میں نے جانے دیا--"۔

وہ شرمندہ سا ہوتا ہوا اپنی وضاحت دینے لگا۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"بہرام۔"

تینوں ایک ہی آواز میں بولے ۔وجدان نے اپنا فون نکالا تو بہرام کی کتنی مس کالز اور وائس میسج موجود تھے ۔

Oh dad , we are in a big trouble.

بھائی اندر ہیں --وجدان نے بے بسی سے دونوں کو دیکھا ۔

ماریہ نے خوف سے خاور کا ہاتھ تھام لیا --

"نہیں ----خاور ایسا نہیں ہونا چاہیئے "

وہ کیسے یہاں آسکتا ہے ---اس ماحول میں ---سب خراب ہو جائے گا خاور ---حیان اسے مجھ سے چھین لے گا---میں بہرام کے بغیر کیا ---ک ---کیا کروں گی خاور --وہ روتی ہوئی بری طرح خاور سے لپٹیں --خاور کو اس وقت ماریہ کو سمبھالنا مشکل ہو رہا تھا ۔

"بیوقوف مت بنو ماریہ --یہ کیا طریقہ ہے ؟"

مجھے دیکھ تو لینے دو اسے --- وقت سے پہلے ہی کیوں الجھ رہی ہو ؟

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

خاور کو ماریہ کا رونا زچ کر رہا تھا ۔۔وہ فلحال اندر جانا چاہتے تھے ۔۔۔وہ اس کے یوں اچانک پاکستان آنے کا سبب پوچھنا چاہتے تھے ۔

وہ تینوں افراتفری کی حالت میں اندر کی طرف بڑھے ۔

بہرام صوفے پر آڑھا ترچھا سورہا تھا ۔۔

سفر کی تھکن اس کے چہرے پر صاف جھلک رہی تھی۔ کوٹ ایک طرف رکھا تھا، قمیض کی آستینیں کہنیوں تک چڑھی ہوئیں، ایک بازو آنکھوں پر رکھا ہوا۔

ماریہ کے قدم وہیں جم گئے۔ دل زور سے دھڑکا۔

"یہ... یہ کیوں آیا ہے...؟"

آواز حلق میں ہی دب کر رہ گئی۔

وجدان نے چونک کر ماں کی طرف دیکھا۔ وہ بار بار ایک ہی سوال دوہرا رہی تھیں ۔ان کے چہرے کا رنگ فق ہو چکا تھا، آنکھوں میں وہی پرانا خوف، وہی انجانا اندیشہ۔۔

URDU NOVELS MAG
Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

شاید انہی سرگوشیوں نے بہرام کی نیند توڑ دی۔ اس نے آہستہ سے بازو آنکھوں سے ہٹایا، پلکیں جھپکیں، جیسے لمحہ بھر کو یقین نہ آیا۔نظر سامنے پڑی تو... ماریہ اور خاور کھڑے تھے ۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"موم...؟"

اس کی پکار پر ماریہ اس کی طرح بیتابی سے بڑھیں --

"موم قربان اپنے بیٹے پر"

وہ بہرام کا ماتھا چومتی ہوئی اسے اس طرح رو رہی تھیں جیسے وہ کہیں کھو جائے گا ۔خاور اس کے اندر کا ڈر اور خوف سمجھ رہے تھے ۔

"کیا ہو گیا میری سٹرانگ سی موم کو ؟"

میں آگیا ہوں نا اب رونا تو بند کریں نا ---وہ ماریہ کو بچوں کی طرح پچکار رہا تھا ۔

تم نے بتایا کیوں نہیں...؟"

وہ سیدھی ہوئیں --

URDU NOVELS MAG

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

آواز ٹوٹ گئی، آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"میں سب کو سرپرائز دینا چاہتا تھا... فون ملاتا رہا... کوئی اٹھا ہی نہیں..."۔

بہرام کی پیشانی پر بل آئے---

ویسے آپ لوگ تھے کہاں تینوں ؟میرے بغیر بہت مزے ہو رہے ہیں ۔میں ادھر تنہائی میں پاگل ہو رہا تھا ۔

وہ کھڑا ہوتا ہوا خاور کے گلے سے جا لگا ۔

خاور نے اسے کسی قیمتی شہہ کی طرح خود میں بھینچ لیا---

"ڈیڈ لگتا ہے آپ موم سے بھی زیادہ اداس ہو گئے تھے میرے لئے ۔"۔

وہ ہنستا ہوا ان سب کو دیکھ رہا تھا ۔

You are right bro!!!

یہ دونوں آپ کو بہت مس کر رہے تھے اور میں بھی --وجدان نے بھائی کو گلے لگا لگایا--

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"حد ہے ویسے لاپرواہی کی آپ لوگ فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے ۔میں پریشان ہو گیا تھا ۔"۔

وجدان سے گلے ملتا بہرام باری باری سب کو دیکھ رہا تھا ۔۔

"نہیں خیال رہا ہو گا یار تم چھوڑو سب کچھ یہ بتاؤ فلائٹ میں کچھ کھایا ؟"۔

وہ جانتے تھے اگر اس لمحے خاموشی مزید ٹھہر گئی تو ماریہ خود کو سنبھال نہیں پائے گی۔
انہوں نے دانستہ ہلکے انداز میں بہرام کی طرف دیکھا اور بات دوسری سمت موڑ دی۔

"ڈیڈ بہت بھوک لگی ہے ۔۔ میں نے سوچا تھا اپنی ماں کے ہاتھوں سے جا کر ہی کچھ اچھا سا کھاؤں گا ۔۔۔مگر مام تو جانے کون سے مراقبے میں چلی گئیں ہیں ۔۔۔"۔

وہ حیرانی سے ماریہ کو دیکھنے لگا جو بہرام کو بس دیکھے جا رہی تھی ۔۔

وجدان کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ آگئی، مگر خاور کی نظریں ماریہ پر تھیں۔

وہ واقعی کسی اور ہی دنیا میں تھیں۔

آنکھیں بہرام پر جمی ہوئی تھیں، جیسے پلک جھپکنے سے ڈر رہی ہوں کہ کہیں وہ منظر ٹوٹ نہ جائے، کہیں وہ بیٹا دوبارہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہو جائے۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اچانک جیسے کسی نے ماریہ کو چونکا دیا ہو۔

"ارے نہیں نہیں..."۔

وہ تیزی سے خود کو سنبھالتے ہوئے بولیں اور فوراً آگے بڑھیں۔

"میں تو دیکھ رہی تھی کہ تم کمزور ہو گئے ہو ؟"

اب میں اپنے بچے کو اپنے ہاتھوں سے سب کچھ کھلاؤں گی ۔

"کیا کھائے گا میرا بیٹا؟"

یہ کہتے ہوئے ان کے لہجے میں وہی پرانی ممتا لوٹ آئی۔

وہ بے ربط بول رہی تھیں، مگر قدم کچن کی طرف خود بخود بڑھ رہے تھے۔

بہرام نے مسکرا کر صوفے کے بازو پر ہاتھ رکھا۔

"جو بھی آپ بنائیں، موم ... بس آپ کے ہاتھ کا ہو۔"

"بس پانچ منٹ دو..."۔

"ابھی تمہارے لیے سب کچھ حاضر کرتی ہوں۔"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

وجدان نے بہرام کو دیکھا، جو اب صوفے پر بیٹھا تھا، نظریں دروازے کی طرف جمی ہوئی تھیں جہاں سے ماریہ کچن میں گئی تھیں---

"ڈیڈ موم کو کیا ہوا ہے ؟--وہ ٹھیک تو ہیں ؟"

بہرام کو ماریہ کچھ عجیب سی لگیں ۔

"تمہیں دیکھ کر سرپرائز ہو گئی ہے ۔اداس جو بہت تھی ۔ہوسپٹل ٹھیک جا رہا ہے ؟ سب لوگ پراپر کام کر رہے ہیں ؟

خاور ایک بار پھر باتوں سے بہرام کو دوسری سمت لے گئے تھے ۔

URDU NOVELS MAG

مگر وہ جانتے تھے یہ سچ اب زیادہ دیر تک چھپ نہیں سکے گا---

🔥🔥

کھانے کی میز پر خاموشی تھی--

بہرام نوالہ لیتے ہوئے اچانک جیسے کسی خیال میں الجھ گیا۔ پھر اس نے سر اٹھایا، نگاہ سیدھی خاور پر ٹک گئی۔

"ڈیڈ... کل صبح دادو اور نازش ماما کی قبر پر چلیں گے۔"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ایک لمحے کو رکا، ماریہ کو دیکھا اور پھر آہستگی سے بولا۔

"کیا آپ میرے ساتھ چلیں گے؟"

یہ جملہ ماریہ کے لیے کسی صدمے سے کم نہ تھا۔

ان کے ہاتھ کانپے... گلاس انگلیوں سے پھسل کر میز پر الٹ گیا۔ پانی پھیل گیا، مگر اس سے زیادہ پھیل چکی تھی وہ گھبراہٹ جو ان کے چہرے پر ابھر آئی تھی۔

بہرام فوراً چونکا۔

URDU NOVELS MAG

"موم...!۔"

وہ کرسی پیچھے سرکا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا ہے؟ آپ کیوں ایسے بیہیو کر رہی ہیں؟"

ماریہ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں، سانس بے ترتیب تھا۔

وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھیں، مگر لفظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

بہرام ان کے قریب آیا، آہستہ سے ان کا ہاتھ تھام لیا۔

"آپ ٹھیک تو ہیں نا؟"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

آواز میں خالص فکر تھی۔

"اپنے بہرام کو نہیں بتائیں گی کیا؟"

یہ سنتے ہی ماریہ کے ضبط کا بندھن ٹوٹنے لگا۔

آنکھوں میں نمی تیر آئی، ہونٹ تھر تھرائے۔

وہ بیٹے کو دیکھ رہی تھیں... اس بیٹے کو جو برسوں پہلے ان کی گود میں جب آیا تھا تو وہ دنیا کا ہر غم بھول گئیں تھیں - - ماں بنے سے پہلے ہی ممتا کے دیپ ان کے دل میں جگانے والا بہرام تھا -- بن ماں کے بچے کو اپنے آنچل میں چھپا کا سلایا کرتیں ---وجدان کو لانے کا فیصلہ بھی خاور کی ضد پر کیا گیا تھا ماریہ تو اس کے حق میں بھی نہیں تھیں -

خاور خاموشی سے سب دیکھ رہے تھے۔

وہ جانتے تھے، یہ لمحہ ماریہ کے لیے کتنا بھاری ہے۔

"بہرام...۔"

آخرکار ماریہ کی آواز نکلی، بہت دھیمی، بہت بوجھل۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

بہرام کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

وہ اور زیادہ پریشان ہو گیا۔

"موم... پلیز، مجھے ایسے مت ڈرائیں۔ اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتائیں۔ میں اب بچہ نہیں ہوں۔"

ماریہ نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچا، آنکھوں میں آنسو لیے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

"میں ٹھیک ہوں..."

انہوں نے جھوٹ بولا۔

"کیا آپ کو میرا نازش ماں کی قبر پر جانے والی بات بری لگی ؟

اب تو بہرام خود رونے والا تھا ۔

"ارے نہیں پگلے -- اس کا حق پہلا ہے تم پر"

وہ پیار سے بہرام کے بال سہلا رہیں تھیں جو پنجوں کے بل بیٹھا ہوا تھا ۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"نہیں وہ صرف جنم دینے والی ہیں --آپ کا حق پہلا ہے کیونکہ میں نے صرف آپ کا ہی لمس محسوس کیا ہے بس -"-

بہرام ان کی گود میں سر رکھ گیا -

ماریہ کے رونے میں اور بھی شدت آگئی ---

ماریہ بس بھی کرو اب کیا بچی بن بیٹھی ہو --بیٹا پریشان ہو رہا ہے تمہیں سمجھ نہیں آرہی بات --

خاور آخر کار بول ہی پڑے --ان کا ضبط جواب دے چکا تھا --

ماریہ نے اپنے آنسو پونچھے -وہ خاور کی دھمکی سے ڈرتی ہوئیں بہرام کا سر اٹھاتی اسے چومتی ہوئی مسکرانے لگیں ---

"نہیں کرتی میں کسی کو بھی پریشان --"

"بہت دن بعد ملا ہے مجھے خود پر اختیار نہیں رہا -"

وہ خفگی کا اظہار کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئیں تھیں -

URDU NOVELS MAG

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

بہرام ماریہ کا یہ روپ سمجھنے سے قاصر تھا۔شاید ہر ماں اپنے بچوں کو لے کر جذباتی ہوتی ہے ۔اور اس وقت ماریہ بھی قبل از وقت اس بات کو لے کر ڈر رہیں تھیں جو ابھی وقوع ہی نہیں پائی تھی ۔

زندگی کی کتاب میں سب سے خوبصورت صفحہ ماں کی محبت ہے ۔

خاور گہری سانس لیتے ماریہ کو تاسف سے دیکھتے رہے۔۔۔ انہیں ماریہ سے اتنے بچکانہ روئے کی امید نہیں تھی ۔

URDU NOVELS MAG

طلاق کے بعد ثروت کی حالت کسی ویران مکان جیسی ہو چکی تھی جہاں سب کچھ موجود تھا مگر سکون نام کی کوئی شے نہیں۔ نازش کا گھر اور شوہر چھین کر وہ اپنی خوشیوں کا تاج محل بنانا چاہتی تھیں مگر وہ تو تخت سے زمین پر منہ کے بل گریں تھیں ۔نازش کی خوشیوں کو چھیننا ان کے لیے وقتی تسکین تو بن گیا، مگر نصیب کی مہر اس پر بھی نہ لگ سکی۔ وہی تلخی، وہی شکست، وہی اندر کا خالی پن دوبارہ لوٹ کر ان کی طرف بھی لوٹا تھا ۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو مٹھیوں کو کبھی کھولتی کبھی بند کرتیں ---اس بند مٹھی میں انہوں نے کیا کیا سمیٹنے کی کوشش نہیں کی تھی مگر سب کچھ ریت کی طرح ہاتھ سے پھسلتا چلا گیا ---

کہتے ہیں کہ اگر معاملہ تین لوگوں کا ہو تو پھر کسی ایک کو گرہن ضرور لگتا ہے، مگر یہاں تو تینوں کو ہی گرہن لگا تھا -- ثروت نے کیسے سوچ لیا تھا کہ وہ ایسے انسان کو شکست دے گی جس کے پاس اللہ کے سوا کوئی نہیں --وہ خاور کی بھی تو گناہ گار تھی --خاور نے ان اٹھائیس سالوں میں ہر نماز کے بعد کتنی بار ثروت کی شکایت لگائی ہو گی -- کتنی بار وہ بھی روئے ہونگے -- کاش کے انسان اس بات کو سمجھ سکے کہ اللہ کی قدرت جب جوش مارتی ہے تو انسان کو سر چھپانے کی بھی مہلت نہیں ملتی -- زندہ رہنے کے لیے انسان عمر بھر تکلیفیں برداشت کرتا ہے مگر زندہ وہ پھر بھی نہیں رہتا ---

"امی کچھ کھالیں، دوا بھی لینی ہے،-"

الویرہ ایک ہاتھ میں گلاس لئے کھڑی کب سے ثروت کو مخاطب کر رہی تھی ۔مگر ثروت کسی سے بھی بات کرنا نہیں چاہتی تھیں --

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"کیا کروں گی میں یہ دوائیاں کھا کر ؟"

تمہارے باپ نے تو مجھے جیتے جی مار دیا الویرہ ---

کیا کوئی اس عمر میں بھی اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے ؟---

وہ اسے بغیر دیکھے ہی شکوہ کر رہی تھیں --

"آپ نے بھی تو نازش انٹی کو جیتے جی مار دیا تھا ---آپ نے تو انہیں بھری جوانی میں طلاق دلوا دی تھی ---اپ نے تو یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ ان کے پیٹ میں پل رہا بچہ بن باپ کے پلے گا ---کیسے اتنا ظلم کر بیٹھیں آپ ؟

ثروت چونکیں، مگر الویرہ رکی نہیں۔

"تب آپ کو عمر یاد نہیں آئی تھی؟ تب ظلم ظلم نہیں لگا تھا؟"۔

اس کی آواز بھرا گئی، آنکھیں جلنے لگیں--

کمرے میں گھڑی کی ٹک ٹک تیز ہو گئی۔ ثروت کے لب ہلے، مگر کوئی جواب نہ نکلا۔ آنکھوں میں پہلی بار شکوے نہیں، خوف اترا تھا شاید اپنے ہی کیے کا--

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

میری طرف نظر اٹھا کر دیکھیں میں ایک جیتی جاگتی بددعا ہوں ---نازش آنٹی کی آہ لگی مجھے ---ان کے بچے کی آہ لگی مجھے ---اب تو سمجھ جائیں امی ------آپ کا کیا ہوا ہمارے آگے آرہا ہے ۔

"آپ میرے ساتھ واپس جا رہی ہیں...پنڈی ۔"

الویرہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ "ہم صبح نکل رہے ہیں۔ شاہ میر بھائی کو ازلان نے بتا دیا ہے، وہ بھی واپس آ رہے ہیں..."۔

ثروت نے ذرا سی گردن گھمائی ۔

URDU NOVELS MAG

"اور تمہارا باپ؟"

لہجے میں نمی تھی --

الویرہ نے ایک لمحہ توقف کیا، پھر صاف بولی،۔

"وہ ازلان کے ساتھ یہاں رہیں گے۔ اب آپ دونوں کے راستے الگ الگ ہیں۔"۔u

ثروت کے لبوں پر تلخ سی مسکراہٹ ابھری۔

"ہمارے راستے تو ہمیشہ سے ہی الگ تھے، الویرہ..."۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اس کی آواز میں ماضی کی گرد جھڑنے لگی۔

"حیان اور نازش کے راستے میں زبردستی تو میں آئی تھی۔"۔

اور یہ پچھتاوا اب مجھے میری زندگی تک رہے گا۔

🔥🔥

میرے بے ترتیب الفاظ کچھ بھی ہوں ------

میرا تزکرہ تم ہو، تشریح تم ہو، عشق بھی تم ہو ------

حیان خاموشی سے دونوں ہاتھ گھٹنوں میں پر فولڈ کیے کسی فقیر کی طرح زمین پر بیٹھے تھے، کہ ازلان انہیں تیسری بار کچھ کھلانے کی کوشش میں ان کے پاس آیا۔

بابا آپ کچھ کھا لیں....

ازلان نے آہستہ سے کہا---

مگر وہ سننے کے موڈ میں ہی نہیں تھے۔ خالی نظروں سے دیوار کو دیکھتے رہے، جیسے وہاں ماضی کے سارے منظر چل رہے ہوں۔

"بابا... جو بیت گیا ہے، وہ واپس تو نہیں آ سکتا نا...۔"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ازلان نے ہمت کر کے پھر کہا۔

"نہیں آ سکتا... مگر میں نے جو کر بیٹھا ہوں نا ازلان، تم سوچ بھی نہیں سکتے۔"

انہوں نے دونوں ہاتھوں سے سینہ تھاما۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ اپنے دل کو اپنے ہی ہاتھوں سے نوچ ڈالنا کیا ہوتا ہے...
میں نے... میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنا دل نوچا ہے...."۔

آنکھوں سے آنسو نہیں گرے، شاید آنسو بھی ساتھ چھوڑ چکے تھے۔۔

"میری نازش...."

"میری ماں ----"

"میرا بھائی ----"

کس کس کا مجرم نہیں ہوں میں --- یہ دفن زدہ لوگ کہاں ڈھونڈوں ۔؟؟کہاں معافی
مانگوں ان سے ۔؟

"میری زندگی روتی رہی، تڑپتی رہی... اور میں نے اس کی ایک نہ سنی۔ کیا کچھ نہیں
گزری ہوگی اس پر... اور میں؟ میں انا، ضد اور غلط فیصلوں کے پیچھے کھڑا رہا..."۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ازلان کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ وہ آگے بڑھا، خاموشی سے بابا کے ہاتھ تھام لیے---

قصور صرف امی کا تو نہیں تھا۔آپ بھی تو برابر شریک تھے اس میں ---اور انہوں نے بھی یہ سب آپ کی محبت میں ہی کیا۔

ازلان کو اپنی ماں کا دکھ تھا۔ایک ہی دن میں ان کے خاندان کا شیرازہ بکھر گیا تھا ---

"نازش مجھ سے وفا نبھاتے نبھاتے مر گئی ---اپنی ماں سے بھی بولو مر کر دکھائے ---"

URDU NOVELS MAG

حیان کے جواب پر ازلان لاجواب ہوا--

اتنی محبت کرتے تھے آپ ان سے ؟؟؟

ازلان نے حیرت سے سوال کیا--

"صرف محبت تو بہت چھوٹا لفظ ہے اس کے لئے ---"

وہ آنکھیں بند لئے اس کا تصور کر رہے تھے--

"جن سے محبت کرتے ہیں انہیں یوں بے آبرو نہیں کرتے"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ازلان ان کے برابر ہی بیٹھ گیا۔

"جب انسان خود کو خدا سمجھنے لگے نا، تو وہ سب کچھ تباہ کر دیتا ہے۔ میں نے بھی یہی کیا۔"۔

"پھر آپ کی محبت کو نظر کیسے لگی ؟"

"میری اپنی نظر کھا گئی میری محبت کو"

"کیا وہ بھی آپ سے اتنی ہی محبت کرتی تھیں ؟"

"وہ تو عشق کے مقام کو پوہنچ گئی تھی"

"اگر آپ کی محبت سچی تھی تو آپ کیسے ہار گئے ؟"

"انائیں جیت جاتی ہیں محبتیں ہار جاتی ہیں"

"یاد نہیں آتی تھیں ؟"

"میں اسے بھولا ہی کب تھا ؟"

"ملنے کی خواہش نہیں ہوئی ؟"

"بہت شدید مگر انا مار گئی مجھے"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

URDU NOVELS MAG

"بابا محبت سچی ہو تو محبوب کی ہر خطا معاف کر دی جاتی ہے۔"۔

"میں کم ظرف تھا۔۔۔اب تو خود معافی کا طلبگار ہوں"

ازلان نے گہری سانس بھری۔وہ باپ کا غم جانتا تھا مگر کچھ کر بھی تو نہیں سکتا تھا ۔۔۔وہ اپنی ہی لگائی ہوئی آگ میں جل رہے تھے۔۔۔اور جل جل کر راکھ ہونا ہی ان کا مقدر تھا۔

میری عمر بھر کی مسافتیں مجھے اک پل نہ تھکا سکیں

تیری اک نظر کی بے رخی سے میں زرہ زرہ بکھر گیا۔۔

URDU NOVELS MAG

🔥🔥

ملک ذیشان حاشر سے بے حد خوش تھے، اور آج جو خبر ملی تھی اُس نے تو ان کی خوشی کو دوبالا کر دیا تھا۔

حاشر اب اس نا مراد کو بچنے نہیں دینا۔۔۔ اس کے گرد ایسا گھیرا تنگ کرنا ہے کہ اس بار فرار کا کوئی راستہ اسے نظر نہ آئے۔۔۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"میں اپنا پلان ترتیب دے چکا ہوں سر -- شاہ میر کی ہر کمزوری سے میں واقف ہوں

--- اسے کہاں ،کیسے ،کب زیر کرنا ہے میں جانتا ہوں ---"۔

حاشر کو بات پر انہوں نے تسلی کا اظہار کیا --

"آج کالج نہیں گئی ہماری شہزادی --؟"

ملک ذیشان کو اچانک یاد آیا تو وہ حاشر سے پوچھنے لگے ۔

"سر آج کالج میں فنکشن ہے تو لیٹ جانا ہے۔ انشاء میم اگر تیار ہیں تو آپ بلوا لیں

انہیں --"۔

ملک ذیشان نے سر ہلاتے ہوئے ملازمہ کو اشارہ کیا کہ وہ اپر سے انشاء کو بلا کر لائے

"حاشر انشاء کا بہت خیال رکھنا ایک منٹ کے لئے بھی وہاں سے نہ ہٹنا ۔ تمہاری وجہ

سے میں نے اسے اجازت دی ہے ورنہ میرا دل نہیں مانتا ۔"۔

ملک ذیشان اپنے دل کی بات اس سے کر رہے تھے ۔

آپ تسلی رکھیں --میں میم کے ساتھ ہوں کالج سیف ہے۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حاشر کی تسلی پر وہ تھوڑا مطمئن ہوئے ۔

اوپر والی منزل پر، کھڑکی کے پردے کے پیچھے انشا خاموش کھڑی تھی نہ جانے کب سے وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کس لمحے سے نیچے صحن میں کھڑے حاشر کو دیکھ رہی ہے۔

دھوپ اُس پر پورے جوبن پر تھی۔

سفید کُرتا، آستینیں کہنیوں تک موڑی ہوئی، ماتھے پر پسینے کی ہلکی سی لکیر، اور آنکھوں میں وہی ٹھہراؤ....

جیسے وہ دھوپ میں نہیں، دھوپ اُس میں نہا رہی ہو۔

"نہیں یہ غلط بات ہے میں اسے ایسے نہیں دیکھ سکتی"

اس نے خود کی سرزنش کی ---

انشا نے بے اختیار دوبارہ پردہ ذرا سا اور سرکایا۔

اور یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

حاشر نے جیسے چھٹی حس سے اسے محسوس کیا۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اچانک نظریں اوپر اٹھیں....سیدھا اس کھڑکی کی طرف--

انشا کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی ---بہت تیز ہوئی --

"اوہ خدایا...."

وہ فوراً پیچھے ہٹی، پردہ جھٹ سے گرا دیا، اور دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔

سانس بے ترتیب تھی۔

دل جیسے پکڑا گیا ہو---

اف---اف---اف --- انشاء کیا چیپ حرکت تھی یہ ---اب کیا وضاحت دوں گی

اسے میں کہ میں کیوں اسے دیکھ رہی تھی -؟؟وہ تو مجھے کوئی گندی لڑکی سمجھے گا --

اور میں تو صرف اس پر نظر رکھ رہی ہوں میں مجھے گناہ تھوڑی ملے گا---یہ تو حفاظت کے لئے تھا---

وہ اپنی صفائی خود کو ہی دے رہی تھی -

انشا کے گال یکدم سرخ ہو گئے۔

وہ جھنجھلا گئی۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"میں... میں نے کچھ نہیں دیکھا!۔"

ابھی وہ اپنے دل کو سمبھال ہی رہی تھی کہ ملازمہ اندر آئی ۔

"بی بی جی"

"آپ کو نیچے حاشر بلا رہا ہے آپ تیار ہیں ؟"

انشاء کا دل ایک بار پھر تیزی سے دھڑکا ۔

اچھا ---میں ابھی آتی ہوں ---انشاء کا جواب سن کر ملازمہ جانے کے لئے پلٹی ہی تھی کہ انشاء نے اسے روکا۔

URDU NOVELS MAG

"سنو --رکو ذرا"

"جی بی بی جی"

وہ واپس پلٹی ۔

"میں ---میں کیسی لگ رہی ہوں ؟--میرا مطلب میں اوور تو نہیں لگ رہی ؟"۔

انشا نے ملازمہ سے پوچھا، آواز میں غیر ضروری سنجیدگی تھی ۔

ملازمہ نے اوپر سے نیچے تک دیکھا اور بے اختیار بول اٹھی،

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"بی بی... نظر نہ لگ جائے، ماشاءاللہ! کالج نہیں، دل لوٹنے جا رہی ہیں لگتا ہے۔"۔

انشا کے گال پھر سے دہک اٹھے۔

"بس بس... فضول باتیں مت کرو۔"

انشا نے آئینے میں خود کو ایک بار پھر دیکھا۔

بلیک میکسی اس کے وجود پر ایسے جچ رہی تھی جیسے رات پر چاندنی۔ بال کھلے تھے، ہلکی سی لپ اسٹک۔وہ بلاشبہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ۔

وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے نیچے آئی ---

حاشر ہمیشہ کی طرح اس کے لئے پیچھے کی سیٹ کا دروازہ کھولے کھڑا تھا ---سفید شرٹ، آستین کہنیوں تک چڑھی ہوئی، ہاتھ میں موبائل...۔اور نظریں---وہ جھکی ہوئی --

انشاء کے دل نے چاہا کہ ایک بار تو نظر اٹھا کر دیکھے --

مگر وہ حاشر تھا --اپنے عہد کا پکا سچا آدمی --

🔥🔥

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

گاڑی میں خاموشی بہت گہری تھی۔

انشاء بار بار کن انکھیوں سے حاشر کو دیکھ رہی تھی۔

وہ پوری توجہ سے گاڑی چلا رہا تھا، نظریں سڑک پر، انداز حد سے زیادہ محتاط...۔

اور یہی بات انشاء کو بے چین کر رہی تھی---

"یہ کچھ بول کیوں نہیں رہا--پوچھتا کیوں نہیں مجھ سے کچھ ؟--

وہ اپنے ہاتھ مسل رہی تھی بری طرح --

تنگ آکر آخر وہ خود ہی بول پڑی---

"آپ...آپ کو مجھ سے کچھ پوچھنا نہیں ہے ؟"

"جی میں سمجھا نہیں ؟"

حاشر نے ایک نظر مڑ میں اس کی طرف دیکھا --

"مجھے لگا آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں مجھ سے ؟"

"آپ کو کیوں لگا کہ میں کچھ پوچھوں گا آپ سے ؟"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حاشر نے بھنویں سکیڑیں، حیرت صاف جھلک رہی تھی۔

"کیونکہ پوچھنا بنتا ہے --"

"مگر کس بارے میں ؟"

"میری حرکت کے بارے میں --"

"اور آپ نے کیا کیا ہے ؟"

انشاء گھبرا گئی، فوراً وضاحت پر اتر آئی--

"میں... میں آپ کو چوری چھپے نہیں دیکھ رہی تھی، یقین کریں۔

میں کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔""

حاشر نے گاڑی کی رفتار ذرا کم کی، مگر خاموش رہا--وہ اس کی بات پوری توجہ سے سن رہا تھا --

"میں تو بس... حفاظت کے لیے دیکھ رہی تھی۔

مجھے شک تھا کہ آپ کیا کر رہے ہیں، اس لیے نظر رکھ رہی تھی۔

گناہ کی نیت نہیں تھی... بالکل بھی نہیں۔""

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

URDU NOVELS MAG

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد حاشر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔۔۔مگر وہ اسے کمال مہارت سے چھپا گیا۔۔۔وہ انشاء پر ظاہر کر کے اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا

۔

"میں جانتا ہوں آپ کو مجھ پر ٹرسٹ نہیں ہے"

"ہاں ۔۔بلکل بھی نہیں"

انشاء بلا جھجھک بولی ۔۔۔

URDU NOVELS MAG

وہ پھر مسکرایا ۔۔۔

"پھر تو بنتا بھی ہے"

حاشر سنجیدگی سے بولا ۔

"کیا ؟"

"مجھ پر نظر رکھنا ۔۔آپ کو پوری نظر رکھنی چاہیئے"

"جی ہاں میری پوری نظر ہے آپ پر ۔۔۔ آپ کوئی غلط مطلب نہ نکال لیں اس لئے وضاحت دے رہی ہوں ۔۔"۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

انشاء نے آہستہ سے نظریں جھکا لیں--

"آپ کو وضاحت دینے کی ضرورت نہیں تھی۔"

حاشر کی گہری گھمبیر آواز گاڑی میں گونجی ۔

"کیوں ؟"

وہ حیران ہوئی --

"آپ مالک ہیں ۔آپ کے پاس اختیار ہے ۔"

وہ سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا ۔

"ہاں مگر کسی کو اس طرح سے دیکھنا بری بات ہی ہوتی ہے --"-- میری ماما کہتی تھیں بچپن میں لڑکوں کو نہیں دیکھنا چاہیے جیسے آپ بھی لڑکیوں کو نہیں دیکھتے ۔

وہ حد سے زیادہ صاف گو تھی یا پھر معصوم --

"آپ بے فکر رہیں میں نے غلط نہیں سمجھا"

وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا ۔

اچھا لگا کہ آپ نے غلط نہیں سمجھا۔"۔"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

انشاء کی بات پر وہ مسکرایا--

"آپ--آپ مجھ پر ہنس رہے ہیں؟"

وہ خفگی سے بولی--

"نہیں میں تو بس مسکرا رہا ہوں"

حاشر نے نظریں سڑک پر جمائے رکھیں، آواز حد سے زیادہ سنبھلی ہوئی تھی۔

"ہاں تو ایک ہی بات ہے--"

چہرے پر ناگواری اتر آئی تھی انشاء کے۔

"نہیں ایک بات کیسے ہے--؟"

اس نے پرسکون لہجے میں پوچھا۔

"کیونکہ جب کوئی بنا وجہ مسکرائے نا...۔"

وہ ذرا سا رکی۔

"تو سامنے والا کو لگتا ہے کہ اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔"۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"میں آپ کا مذاق نہیں اڑا سکتا۔۔۔میں معذرت کرتا ہوں"

"ٹھیک ہے آئندہ خیال رکھئے گا"

وہ سمبھلی۔۔کالج آگیا تھا۔

حاشر نے باہر نکل کر دروازہ کھولا۔۔۔

وہ اتر کر اندر جانے لگی تو حاشر نے بے اختیار آواز دی۔

"میم انشاء۔۔ذرا رکیں"

وہ رکی، پلٹ کر دیکھا۔

"موبائل پاس رکھئے گا، فل آواز میں۔۔ بیگ میں نہیں۔"

اس کے لہجے میں اب مذاق نہیں تھا۔

"اور کسی سے بھی... کوئی بھی چیز لے کر نہیں کھانی۔"۔

وہ اسے وارننگ والے انداز میں سمجھا رہا تھا۔

"کیا میں کوئی بچی ہوں؟"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

وہ ناگواری سے بولی ۔

"یہ دنیا آپ کی سوچ سے زیادہ خراب ہے"

وہ تحمل سے بولا ۔

"میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں سمجھے"

وہ درشتگی سے بولی ۔

حد ہو گئی وہ کوئی ننھی منھی نہیں تھی جو اسے کسی سے کچھ لے کر نہیں کھانا تھا

۔اسے یہ بات کافی گراں گزری تھی ---

"آپ بلکل رکھ سکتی ہیں میم مگر اس وقت جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں اس پر آپ عمل کریں گی ---"۔

"ایک کام کریں آپ اندر ہی کیوں نہیں آجاتے میرے ساتھ ،وہاں بیٹھ کر نظر رکھ لیجیے گا مجھ پر ۔"۔

"اگر بات آپ کی سیفٹی کی ہوئی تو میں یہ بھی کر سکتا ہوں ۔"۔

وہ سکون سے کہتا مقابل کا سکون اڑا چکا تھا ۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"بس بہت ہوگیا--- مجھے پتا ہے میرے لئے کیا اچھا ہے کیا برا۔ نہیں ہوتا مجھے کچھ نہیں جاتی آپ کی نوکری

میں دو گھنٹوں کے بعد باہر ہوں گی--فون میرے ہاتھوں میں ہے---

وہ فون کو لہراتی ہوئی اس کے سامنے کر گئی۔

اور کچھ؟؟؟

وہ کمر پر ہاتھ رکھے اسے پوچھ رہی تھی---

"آپ اندر جا سکتی ہیں میم"

URDU NOVELS MAG

حاشر ادب سے گویا ہوا۔

"اچھا بہت مہربانی بہت شکریہ اجازت دینے کی--"

وہ طنزیہ انداز میں اسے بولتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔ حاشر اپنی گاڑی کی طرف--وہ اس کی بچکانہ حرکتوں پر مسکرا رہا تھا۔

🔥🔥

شاہ میر کی واپسی واقعی ایک ہنگامہ تھی---

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اس کے اندر تو باقاعدہ آتش فشاں سلگ رہا تھا---

"آخر کیا ضرورت تھی آپ کو بابا کو ورغلانے کی؟"

میری کتنی جگ ہسائی ہو رہی ہے کچھ اندازہ ہے آپ دونوں کو---؟

وہ بات کم کر رہا تھا چلا زیادہ رہا تھا--

میں یہاں کچھ ضروری کام کرنے آیا ہوں ----- الیکشن تو میں اب نہیں جیت سکتا اسمبلی کی ساری سیٹیں میرے ہاتھ سے وہ ملک ذیشان لے گیا ہے--- مگر جیتنے میں اسے بھی نہیں دوں گا---مجھے اسے روکنا ہے مجھے پیسہ چاہئے بہت سارا---

کیا کہنا چاہتے ہو تم؟کونسا پیسہ؟--

ثروت نے حیرت سے شاہ میر کے بدلے ہوئے انداز کو دیکھا---

مجھے یہ حویلی بیچنی ہے،آپ کو کوئی اپارٹمنٹ لے دوں گا حور اور آپ وہاں آرام سے رہیں گی میں آتا جاتا رہوں گا---

وہ کتنی سفاکی سے اپنی ماں کے پیروں سے زمین کھینچ رہا تھا---

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

شاہ میر ہوش میں تو ہو تم ؟؟؟، میرے نام پر ہے یہ حویلی تم کیسے اسے بیچ سکتے ہو -- میں اپنی چھت بھی تمہیں دے دوں تاکہ اپنے باپ کی طرح تم بھی مجھے بے سہارا کر دو --

وہ ناراضگی سے کھڑی ہوتی ہوئیں اسے آئینہ دکھا رہی تھیں ۔

"تو نہیں کرنے تھے ایسے کام جو آج آپ در در کی ٹھوکریں کھا رہی ہیں ۔"۔

میں گھما پھرا کر بات نہیں کروں گا --- پہلے جیسا کچھ نہیں رہا ۔ بابا آپ کو طلاق دے کر خود اپنی پہلی بیوی کی قبر کے سرہانے بیٹھے ہیں اور ازلان کونسی زمینوں کے پیسے پر عیش کر رہا ہے ---میں اپنی دولت آپ لوگوں پر کب تک لٹاتا رہوں گا ؟؟؟ نہ ہی میں دونوں لڑکیوں کی کوئی ذمیداری لوں گا ---

حویلی بیچ کر مجھے میرا حصہ چاہئے --- اپنی بیٹیوں کو آپ خود سمبھالیں گی ---میری کوئی زمیداری نہیں ہے ۔

کتنی آسانی سے وہ یہ بات بول گیا تھا --

"کچھ خدا کا خوف کرو تمہاری سگی بہنیں ہیں وہ ۔"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ثروت کو بہت دکھ پوہنچا تھا شاہ میر کی بات پر ۔

ازلان بھی تو ہے آپ اسے کیوں نہیں کہتیں لے جائے دونوں کو ساتھ ۔۔۔ ہاں آپ کو میں رکھ لوں گا ۔

ثروت اس کے لہجے پر غور کر رہیں تھیں کس قدر اجنبی لگ رہا تھا وہ اس وقت ۔

سامنے کھڑا شخص ان کا بیٹا نہیں، کوئی سوداگر ہو جو نفع نقصان کا حساب مانگ رہا ہو۔

رکھ لوگے ؟"

وہ ہولے سے مسکرائیں، مگر آنکھوں میں آنسو ٹھہر گئے۔

"میں کوئی بوجھ ہوں شاہ میر؟ ماں ہوں تمہاری... جس نے تمہیں اس حویلی کی ہر اینٹ سے پہلے سینے سے لگایا تھا۔"۔

شاہ میر نے بے زاری سے رخ پھیرا۔

"جذباتی باتوں سے اب کچھ نہیں بدلے گا۔ وقت بدل چکا ہے، حالات بدل چکے ہیں۔"۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

میرے ستارے ویسے ہی بہت گردش میں ہیں میں نہیں جانتا کہ میں پاکستان میں رہتا بھی ہوں یا نہیں ---میں اپنے ساتھ پورا کنبہ لے کر نہیں گھوم سکتا---

شاہ میر کا خون بلکل سفید ہو چکا تھا ۔

مجھے یقین نہیں آرہا شاہ میر میں نے تمہیں جنم دیا ہے --ثروت کی آنکھوں میں آنسو جھلک کر گالوں کو بھیگو رہے تھے ---

ان کی تو اولاد بھی اپنی نہ نکلی تھی ---

اسی لمحے باہر سے کسی کے قدموں کی آواز آئی۔ حورین دروازے پر ٹھٹک کر رک گئی تھی۔ ماں بیٹے کی گفتگو کا ایک ایک لفظ اس کے وجود پر کوڑے کی طرح برس رہا تھا۔

وہ اندر آئی، آنکھوں میں حیرت، دکھ اور بے یقینی ایک ساتھ۔

واہ ---بھائی واہ --اتنی جلدی آنکھیں پھیر لیں آپ نے ؟

مت بھولیں جب انشاء کا باپ آپ کی جان لینے کے در پر تھا تب آپ کی بہن نے ہی آپ کو بچایا تھا ۔اتنی جلدی سب کچھ بھول گئے میری بدولت ہی آپ باہر گئے تھے

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"اور اب ... آپ واقعی ہمیں بوجھ سمجھتے ہیں؟"

"مت بھولیں آپ اکیلے وارث نہیں ہیں جو فیصلے کرتے پھریں --"۔

شاہ میر نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں---

"میں نے صاف کہہ دیا ہے، اپنی زندگیاں خود سنبھالو۔"

میں نے کسی کا بھی ٹھیکا نہیں لیا ہوا ---بابا کے پاس چلے جاؤ ---یہاں کچھ نہیں

ہے تم لوگوں کا ---وہ اب زہر اگل رہا تھا ---

"اور میں نے بھی آپ کو بتا دیا کہ یہ حویلی نہیں بکے گی--آپ کو اگر بچا سکتی ہوں تو

دوبارہ پھسوا بھی سکتی ہوں ---

حورین بھی بد تمیزی سے بولتی ہوئی اس کے مقابل آئی ۔

"تم ہوتی کون ہو مجھے روکنے والی ؟"

اور یہ دھمکی کسے دے رہی ہو تم ؟

شاہ میر ہاتھ اٹھاتے رہ گیا ---

ایسے تو پھر ایسے ہی سہی ---

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

URDU NOVELS MAG

"آپ کون ہوتے ہیں اکیلے یہ فیصلہ لینے والے۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کے رو برو کھڑے بحث کر رہے تھے---

ثروت سر تھامے کرسی پر بیٹھتی چلی گئیں---ابھی تو صرف چار دن گزرے تھے اور ان کی پرورش پر سوالیہ نشان اٹھ گئے تھے-- باقی کی عمر کیسے کٹنی تھی وہ سوچ سوچ کا پاگل ہو رہی تھیں۔

کیسے سمبھالیں گی وہ اپنی پھبری ہوئی اولادوں کو--- حیان تو مجنوں بن کر چار دن سے لاہور میں بیمار پڑے تھے---انہیں کسی سے کوئی سرو کار نہیں تھا---ثروت اکیلی سارے عذاب جھیل رہی تھیں---ابھی جانے کتنے امتحان تھے جن سے انہیں گزرنا تھا----

ثروت کا ضبط ٹوٹ گیا۔

"بس کرو تم دونوں"

خدا کے لئے بس کر دو--- کم از کم میری عدت تو پوری ہونے دیتے--- ماں کا کوئی غم نہیں تم دونوں کو؟؟

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اتنے بے حس کیسے ہو گئے تم دونوں ؟؟؟

وہ شاہ میر کے سامنے آتی ہوئیں انہیں شرم دلانے کی کوشش میں تھیں مگر وہ ناکام ٹھہریں ---

اس خاندان کی ریت ہے یہاں صرف دولت اور خود سے محبت کی جاتی ہے اپنی اور بابا کی مثال کیوں بھول جاتی ہیں ---

وہ طنز نہیں زہر کا تیر تھا جو اپنی اولاد نے ان پر چلایا تھا ---

ٹھیک ہے ۔اتنے منہ زور ہو گئے ہو تو پھر

ازلان کو یہاں بلاؤ ---وہ بھی وارث ہے -- تم چاروں پہلے آپس میں بات کر لو پھر صلح صفائی سے فیصلہ کر لینا۔کوئی اکیلا یہ فیصلہ نہیں لے سکتا --

حور نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے --- مگر ثروت نے خاموش کروا دیا ---

تم جاؤ کالج کے فنکشن پر لیٹ ہو جاؤ گی ---رات کو سب کے سامنے بات ہو گی --

وہ پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی ۔

دروازہ بند ہونے کی آواز نے کمرے میں خاموشی کو اور گہرا کر دیا۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

شاہ میر نے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں۔

"آپ نے دیکھا کتنی بدتمیز ہو گئی ہے یہ ؟"

وہ لمحہ بھر رکی، پھر ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی۔

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے ؟"

"تم نے صرف اس کا نہیں، میرا بھی سر جھکا دیا ہے شاہ میر۔"۔

"رات کو بات ہو گی،"۔

URDU NOVELS MAG

ثروت آخری فیصلہ سنا کر خاموش ہو گئیں ۔۔

"وہ جانتی تھیں کہ ان کی اولاد اب انہیں صرف ذلیل ہی کرے گی ---شاہ میر اور حور سے تو ویسے بھی کسی اچھی بات کی امید نہیں تھی انہیں ----

"آہ ---ثروت ---آہ ---ابھی تو سزا شروع ہوئی ہے --"

جانے کتنے عذاب ابھی ان کے منتظر تھے ---

-

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

وہ بھاگتے بھاگتے ایک جگہ رکا تھا۔اسے سانس لینے میں دشواری آرہی تھی --- سر پر جا بجا چوٹوں کی وجہ سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں --

حارث بمشکل اپنی جان بچا کر وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مسلسل مار، بھوک اور کمزوری نے اس کے جسم کو شل کر دیا تھا-- ٹانگیں ساتھ نہیں دے رہی تھیں، آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا، مگر وہ رکا نہیں وہ بھاگتا رہا... صرف اس ایک مقصد کے ساتھ کہ ازلان کو فون کر سکے۔

آخرکار وہ ایک نسبتاً محفوظ جگہ پر پہنچا۔ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ سانس ایسے اکھڑ رہی تھی جیسے سینہ پھٹ جائے گا--وہ کوئی ڈھابہ تھا---شہر سے کافی دور--- وہاں بہت مشکل سے کسی سے موبائل فون لیا اور ازلان کو لگایا---

بیل جا رہی تھی....

ایک... دو... تین....

کوئی جواب نہیں۔

حارث نے دانت پیس کر دوبارہ کال کی۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"ابے اُٹھا لے فون... مر گیا ہے کیا؟"

پھر فون ملایا...۔

بیل جا رہی تھی...۔

اب بھی کوئی جواب نہیں۔

"کمبخت!" حارث نے دانت پیستے ہوئے دوبارہ کال کی۔

تیسری بار اس نے آخری کوشش کی۔

اچانک فون اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو؟"

او احمق! مر رہا ہے تیرا دوست! تجھے ذرا بھی ہوش ہے فون صرف سجانے کے لیے رکھا ہوا ہے؟"۔

ازلان ایک دم چونک گیا۔

"حارث؟! تم کہاں ہو؟ آواز ایسی کیوں ہے؟"

حارث کی آواز اب کمزور پڑنے لگی تھی۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"نشے میں ہوں چرس پی کر ٹن ہو رہا ہوں ----آہ ---میرا سر"۔

وہ درد سے کراہ رہا تھا ۔

"حارث سچ بتا تو کہاں ہے ؟"

ازلان کی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا پتا دے رہی تھی ۔

"یار آج اگر تو فون نہ اٹھاتا نا تو قسم سے میں مرنے کے بعد تجھے آ کر ڈراتا !"۔

"بکواس بند کرو!" ازلان کی آواز سخت ہو گئی۔

"بتاؤ کہاں ہو سمجھ نہیں آرہی تجھے ؟"

"تم ٹھیک نہیں لگ رہے مجھے بتاؤ کوئی پریشانی ہے ؟"

ازلان دانت پیستے ہوئے اپنی کنپٹیاں سہلا رہا تھا ۔

"ہاں بالکل ٹھیک ہوں، بس شوق پورا کر رہا تھا مار کھانے کا۔ نیا ایڈونچر تھا!"۔

وقت کم ہے۔ میرے بے ہوش ہونے سے پہلے سن لو۔ --تمہاری اور صفا کی جان خطرے میں ہے۔"۔"

وہ ایک ہی سانس میں جلدی سے بولا ۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"کیا مطلب؟"

ازلان نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"وہ لوگ... کتوں کی طرح صفا کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ سمجھ رہے ہو؟"

اس نے تھوڑی سانس لی۔

"جہاں ہو وہیں رہنا۔ یہاں آنے کی کوئی ہیروگیری مت کرنا۔ صفا کو گھر سے باہر مت نکالنا۔"

"حارث تم مجھے ڈرا رہے ہو، صاف صاف بات کرو!۔"

ازلان نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"بڑا کوئی منحوس ہے یار کم از کم بیہوش تو ٹائم سے ہونے دو --- بتایا تو ہے کچھ لوگ کتوں کی طرح صفا کو ڈھونڈ رہے ہیں۔"۔

"کون ہیں وہ کتے؟"

ازلان طیش میں آیا۔

"وہ تو ان کتوں سے خود ہی پوچھ لینا۔۔"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com
URDU NOVELS MAG

کیا بتاؤں بیغرتوں نے کہاں کہاں نہیں مارا ----"۔"

اس کی آواز میں تکلیف نمایاں تھی ۔

"حارث؟!" ازلان کی آواز کانپ گئی۔

فون ہاتھ سے پھسلنے لگا۔

"یار... لگتا ہے اب میں سو رہا ہوں...۔"

"یہ کونسا ٹائم ہے سونے کا --؟ مجھ سے بات کر -- جگہ بتا کہاں ہے -؟؟ میں آدمی بھیج رہا ہوں ---

ازلان اسے ہوش میں رکھنا چاہتا تھا ---

"خوشبو --- کھانوں کی خوشبو ہے - ہر طرف خوشبو ہی خوشبو ہے چار دن سے تیرا یار بھوکا ہے ---- ہائے کمبختوں نے اتنی چپیڑیں ماری ہیں کہ لگتا ہے پورا مہینہ کچھ نہیں کھا سکوں گا --- ہائے میرا سر --!!۔

وہ مدہوشی میں بولا --

ازلان کا دل بیٹھنے لگا۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"حارث! فوکس رکھ،۔آنکھیں کھلی رکھ، بات کرتا رہ۔"

سن ---حارث میری بات سن --- یہ جس کا فون ہے اس

سے میری بات کروا ----

"کس سے بات کرواؤں ؟؟"

حارث شاید زمین پر گرا تھا ۔

اس کی ہائے کی زوردار آواز ازلان کا دل دہلا گئی --

حارث کیا ہوا ہے تجھے مجھے بتا کوئی ہوٹل ہے ؟کوئی تو ہو گا یار میری بات کروا ---

ہوش میں رہو، پلیز۔"

"ہوش میں تو ہوں...۔"

وہ آہستہ سے بولا۔

"بس تھوڑا سا لیٹا ہوا ہوں... اور تھوڑا سا بیٹھا ہوا ہوں --- زمین بڑی ٹھنڈی ہے...

اور خوشبو پھر آ رہی ہے ..."--

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

وہ بے ربط جملے بول رہا تھا۔۔۔اس کے حواس سلب ہو رہے تھے ۔وجود یخ ہورہا تھا

ازلان فون پر تقریباً چیخ پڑا۔

"حارث! آنکھیں بند مت کرنا، سن رہے ہو؟ نام بتاؤ، کہاں ہو؟"۔

"بتا تو دوں مگر ....۔"

وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔۔

"مگر پہلے وعدہ کر... تو یہاں نہیں آئے گا۔تو باہر بھی نہیں نکلے گا۔۔۔ یہ لوگ پاگل ہیں، خطرناک ہیں ۔۔بہت مارتے ہیں یار..."۔

اور میرا تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے یار۔۔۔۔تجھے کچھ ہو گیا تو حارث تو مر ہی گیا نا

ازلان کے دل کو کچھ ہوا اس کا یار مصیبت میں تھا اس کی وجہ سے ۔

"وعدہ! میں وعدہ کرتا ہوں، بس تم اپنی لوکیشن بتاؤ!۔"

دوسری طرف سانسیں بے ترتیب ہو گئیں۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حارث نے آخری بار ہلکی سی آواز میں کہا۔

"یار... حارث کو تجھ سے بہت پیار ہے ۔...."

"جب سے وہ چڑیل آئی ہے تو بدل گیا ہے ۔"

وہ بولتے ہوئے ہکلا رہا تھا ۔۔

"سالے تیری جگہ کون لے سکتا ہے حارث ہے تو ازلان بھی ہے ۔۔"۔

"چل جھوٹا ۔۔۔"

وہ ہنسنے لگا ۔۔۔اور پھر خاموشی ہو گئی ۔

"حارث؟"

"حارث! سن رہے ہو؟"

ازلان چلا رہا تھا ۔۔۔

حارث ۔۔۔۔جواب دو مجھے ۔۔۔۔

مگر اب کی بار جواب نہیں آیا تھا۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

🔥🔥

اس واقعے کو گزرے چار دن ہو چکے تھے۔

گھر کی فضا بظاہر پُرسکون تھی، مگر ماریہ کے دل میں بے چینی کسی ضدی بچے کی طرح کلبلاتی رہتی تھی۔ وہ ہر لمحہ اسی خوف میں مبتلا رہتیں کہ حیان سکندر اب بہرام تک پہنچنے ہی والا ہے۔یہ خاموشی انہیں ڈراتی تھی۔۔

ادھر بہرام پاکستان کی سیر میں مصروف تھا۔ وجدان اس کا ہمسفر تھا، قہقہے، تصویریں، لمبے سفر... سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔ مگر خاور کے لیے سب سے مشکل سفر ماریہ کے دل تک پہنچنے کا تھا۔

کبھی وہ اچانک رو پڑتیں ، کبھی بے وجہ جذباتی ہو جاتیں ۔

خاور حیران رہ جاتے کہ ان کی مضبوط، سمجھدار بیوی یوں بکھر کیوں رہی ہے ۔

"آج ٹکٹ کیوں نہیں بک کرائی؟"

"کل کیوں نہیں ہوئی؟"

وہ سچ میں تنگ آ گئے تھے ۔۔۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"ماریہ... تم پہلے ایسی نہیں تھیں۔ سچ بتاؤ، کیا ہو گیا ہے تمہیں؟"۔

ماریہ نے آنکھیں اٹھا کر انہیں دیکھا۔

"پاکستان کا پانی مجھے راس نہیں آ رہا..."۔

خاور مسکرا دیے---

ماریہ نے فوراً نظریں چرا لیں۔

مذاق مت اڑائیں میرا "۔"

"اف میری اتنی مجال"

خاور نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔

اللہ ہمارے ساتھ ہے--- بہرام ہمیں چھوڑ کر نہیں جائے گا۔

اپنی پرورش پر یقین رکھو۔ وہ ایسا کوئی فیصلہ نہیں کرے گا جس سے تمہیں تکلیف ہو

۔

ماریہ نے بے اختیار ان کے سینے سے سر ٹکا دیا۔

"مجھے ڈر لگتا ہے خاور..."۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ماریہ کی آواز رندھ گئی---

خاور نے ان کے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔

"اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ تمہارا ڈر میرے بازوؤں میں آ کر ختم ہو گیا ہو گا۔

ماریہ نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

"بہت خوداعتماد ہو گئے ہیں آپ؟"

وہ ہنسے۔

"بیوی ایسی ہو تو خوداعتماد ہونا ہی پڑتا ہے۔"

"مجھے اب کہیں سکون نہیں ہے۔"

ماریہ کی آواز میں ٹھہرا ہوا اضطراب تھا۔

وہ سکون میری باہوں میں ہی ہے مان لو"۔"

خاور نے پورے یقین سے کہا--

ماریہ نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ نظر اٹھائی۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"اتنی خوش فہمی؟"

"خوش فہمی نہیں... یہ یقین ہے۔"

"انسان کو اتنا خوش فہم نہیں ہونا چاہیے، خاور۔"

"اچھا مگر تو میں اپنی بیوی کے معاملے میں تو ہوں۔"

"تو پھر اب تک میری بات پوری کیوں نہیں ہوئی؟"

ماریہ کی آنکھوں میں سوال اتر آیا۔۔

"اللہ کی بندی، اس میں کوئی مصلحت ہوگی"

میں دیر نہیں کر رہا سچ میں ۔

ماریہ نے گہرا سانس لیا۔

"دل مانتا نہیں خاور۔"

دل کو دلیل نہیں، دلاسہ چاہیے اور وہ دلاسہ میں ہوں۔"۔

وہ نرمی سے بولے۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

خاور... بعض اوقات دل اندیشوں سے بھر جاتا ہے"۔"

اندیشے تو محبت کی شدت کی علامت ہوتے ہیں۔"۔"

"اور اگر یہ شدت کسی دن ہمیں توڑ گئی تو ؟"

میں ان دونوں کے بیچ دیوار بن کر کھڑا ہوں۔"۔"

ماریہ نے ان کی آنکھوں میں دیکھا۔

"مجھے میرے خاور پر یقین ہے ۔"

URDU NOVELS MAG

خاور ہلکا سا مسکرائے،۔

"یقین کی دولت تو میں نے بھی تم پر خرچ کر دی ہے۔ اب اگر میں خالی بھی ہو جاؤں تو خسارے میں نہیں رہوں گا۔"۔

"آپ اتنا یقین کہاں سے لاتے ہیں ؟"

"میرا اللہ میرے ساتھ ہے بس یہی بات کافی ہے"

خاور نے ماریہ کے ماتھے پر اپنی پیشانی ٹکائی۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"اللہ کی بندی نہ اتنا ہلکان کرو خود کو ---تمہارا خاور ہے نا تمہارے ساتھ دن میں دس بار لڑتی ہو مجھ سے --پاکستان کا پانی تمہیں لڑاکا کر گیا ہے --"۔

ماریہ نے خاور کو گھورا ۔

"باتیں نہ بنائیں...۔"

مجھے کل واپسی کی ٹکٹس میرے ہاتھ میں چاہیں بس۔

خاور نے اپنا سر پیٹ لیا ---بات جہاں سے شروع ہوئی تھی ماریہ آخر میں آکر پھر وہیں اٹک گئیں تھیں ۔

URDU NOVELS MAG

🔥🔥

جاری ہے---

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com